السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

جودرود نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس پڑھا جاتا ہے۔کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے بنفسہ سماعت فرماتے ہیں؟دلیل سے واضح کریں۔(فرحان الٰہی،راولپنڈی)

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک روایت میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"مَن صَلّى عَلَيَّ عِندَ قَبرِي سَمِعتُهُ وَمَن صَلّى عَلَيَّ نَائِيًا أُبلِغتُهُ"

جو شخص مجھ پر میری قبر کے پاس درود پڑھتا ہے تو میں اسے سنتا ہوں اور جو شخص مجھ پر دور سے درود پڑھتا ہے تو وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے۔"

(کتاب الضعفاء للعقیلی 4/136،137،مصنفات ابی جعفر بن البختری:735،شعب الایمان للبیہقی:1583،کتاب الموضوعات لابن الجوزی 1/303ح 562 امالی ابن شمعون بلفظ آخر:255تاریخ دمشق لابن عساکر59/220)

عقیلی نے کہا:

"لا اصل لہ من حدیث الاعمش"

(اعمش کی حدیث سے اس کی کوئی اصل نہیں ہے۔(ص137ج4"

(ابن الجوزی نے کہا: "ہٰذا الحدیث لا یصح" یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔(الموضوعات 1/303

(اس کا راوی ابو عبدالرحمان محمد بن مروان السدی ہے جس کے بارے میں ابن نمیر نے کہا: "کذاب"(الضعفاء للعقیلی 1/136وسندہ حسن الحدیث:24ص52

(امام بخاری رحمة اللہ علیہ اور ابو حاتم رازی نے کہا: اس کی حدیث بالکل لکھی نہیں جاتی۔(الضعفاء الصغیر:350 الجرح والتعدیل 8/86

(ابن حبان نے کہا: یہ ثقہ راویوں سے موضوع حدیثیں بیان کرتا تھا۔(المجروحین 2/286،الحدیث:24ص52

(معلوم ہوا کہ یہ سند موضوع ہے۔حافظ ابن القیم رحمة اللہ علیہ نے ابو الشیخ (الاصبہانی) کی طرف منسوب کتاب" الصلوٰة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم "سے اس کی دوسری سند دریافت کی ہے۔(دیکھئے جلاء الافہام ص 54

اس سند میں عبدالرحمان بن احمد الاعرج مجہول الحال راوی ہے لہذا یہ سند ابو معاویہ الضریر تک بھی ثابت نہیں ہے۔سلیمان بن مہران الاعمش مشہور مدلس تھے اور ان کی عن والی روایت ابو صالح سے ہو یا کسی اور سے،غیر صحیحین میں ضعیف ہی ہوتی ہے۔دیکھئے ماہنامہ الحدیث:33ص38تا43)

حافظ ذہبی کا اعمش کی ابو صالح وغیرہ سے روایت کو محمول علی الاتصال قرار دینا غلط ہے۔

(خلاصة التحقیق: یہ روایت دونوں سندوں کے ساتھ ضعیف یعنی مردود ہے۔نیز دیکھئے الضیعفة للالبانی(203

(ایک روایت میں آیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے پاس ایک فرشتہ مقرر ہے جو آپ کو اُمتیوں کے درود پہنچاتا ہے۔(الصحیحة للالبانی:1530بحوالہ الدیلمی والسخاوی

یہ روایت اپنی دونوں سندوں کے ساتھ ضعیف ومردود ہے۔پہلی سند میں بکر بن خداش مجہول الحال اور محمد بن عبداللہ بن صالح المروزی مجہول ہے۔دوسری سند میں نعیم بن ضمضم مجہول اور عمران بن حمیری مجہول الحال ہے لہذا اسے حسن قرار دینا غلط ہے۔

صحیح روایت میں آیا ہے کہ اللہ کے فرشتے زمین میں پھرتے ہیں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو آپ کی امت کی طرف سے سلام پہنچاتے ہیں۔(سنن النسائی 3/43ح1283،فضل الصلوٰة علی النبی صلی اللہ علیہ وسلم

(لاسماعیل بن اسحاق القاضی :21 وسندہ صحیح، سفیان الثوری صرح بالسماع)(الحدیث :38

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی علمیہ

جلد1۔کتاب العقائد۔صفحہ82

محدث فتویٰ